الشعراء تلامیذ الرحمن

بحسن توفیقه تعالے ان ایام فرحت التیام نضارت انضمام مین کلام بلاغت نظام گنجینه عرفان خزینه اسرار نهان مخزن اشغال معدن حال نخبه طریقت مین وحید فرد اعنی

دیوان اردو خواجه میر درد رح

من تصنیف شریف آمد اولیا سر حلقه اصفیا جنید دهر شبلی عصر شاهنشاه اقلیم فقر و قناعت کشتی نجات جرعه کش میخانه درد و محبت محک طلائی زر عیار خالص قدیر حقیقت آگاه حضرت خواجه میر درد رحمه الله

مطبع منشی نولکشور کانپور مین باهتمام بهگوان دیال ایجنٹ چهپا

التماس ۔ اس مطبع میں ہر علوم و فنون کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلئے موجود ہے جنکی
فہرست ہر شائق کو بھیجا جانا ہے ... جنکے معائنہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے
معلوم کر سکتے ہیں ... اس کتاب کیلئے ... کے تین صفحہ سادہ میں کتب کلیات
دواوین اردو ... کلیات دواوین فارسی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن
کی اور بھی کتب موجودہ ... سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کلیات دواوین اردو

کلیات انشاء اللہ خان ۔ بہ تنقیح طبع ثانی
نامی میر انشاء اللہ خان۔

کلیات ناسخ ۔ مجموعہ کلیات جسمیں نادر
نادر رسائل شامل ہیں۔
۱۔ **شاہد عشرت** ۔ ۲۔ **سخن شعرا** ۔ ۳۔
اشعار ناسخ ۔ ۴۔ **مرغوب دل**
۵۔ **دفتر بے مثال** ۔ ۶۔ **گنج تواریخ** ۔ ۷
چشمہ فیض ۔ ۸۔ **قند پارسی** ۔ ۹۔ **زبان
ریختہ** ۔ ۱۰۔ **قطعہ منتخب** ۔ از جلوہ گاہ
طبع وقاد مولوی عبد الغفور خان بہادر

کلیات نظیر اکبر آبادی ۔

کلیات تراب ۔ مجموعہ جسمیں چند کتابیں
۱۔ دیوان ۲۔ مثنوی عاشق صنم ۳۔ گھریان ۴۔
شجرہ قادریہ ۔

کلیات ناسخ ۔ طبع ... مخزن نامی شیخ امام ...
ناسخ معاصر آتش لکھنوی ۔

کلیات تسلیم ۔ جسکا نام تاریخی نظم ارجمند ...
نتیجہ خوش فکری زبان اور بلند خیال منشی
امیر اللہ تسلیم شاگرد نسیم دہلوی ۔

کلیات میر تقی ۔ استاد مستند مسلم ...
کا کلام ۔

کلیات ظفر ۔ کلام الملک ملک الکلام ...
چار جلد میں ۔ جلد اول و دوم یکجائی ۔
جلد سوم و چہارم یکجائی ۔

کلیات مومن خان ۔ جدید الطبع

بہارستان سخن ۔ اسمیں تین ...
کلام ہے ہم طرح و ہم ردیف و ہم قافیہ غزلیں ...
شیخ امام بخش ناسخ ۲ خواجہ حیدر علی آتش ۳
مہدی حسین خان آبادی و معرکہ کا مجموعہ ہے ہر ...
استادوں نے زور طبیعت دکھایا ہے بعد ...

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان







بمطبع منشی نولکشور کانپور میں باہتمام منشی بھگوندیال الخبیر طبع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کی رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

اس مسند عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے
کیا تاب گذر ہووے تعقل کے گذر کا

بستے ہیں ترے سایہ میں سب شیخ و برہمن
آباد تجھی سے تو گھر ہے دیر و حرم کا

ہے خوف اگر جی میں تو ہے تیرے غضب کا
اور دل میں بھروسا ہے تو ہے تیرے کرم کا

مانند حباب آنکھ تو اے درد کھلی تھی
کھینچا نہ پر اس بحر میں عرصہ کوئی دم کا

ناہتوں کو روشن کرتا ہے نور تیرا
اعیان ہیں مظاہر ظاہر ظہور تیرا

ہاں افتقار کا تو امکان سبب ہوا ہے
ہم یوں نہوں دلیل ہے ہونا ضرور تیرا

باہر نہ آسکے تو قید خودی سے اپنے
اے عقل بے حقیقت دیکھا شعور تیرا

گرچہ وہ خورشید رو ہے مرے سامنے	تو بھی میسر نہیں کہ بھر کے نظر دیکھتا
سو بھی نہ تو کوئی دم دیکھ سکا اے فلک	اور تو یاں کچھ نہ تھا ایک مگر دیکھتا
ذکر وفا کیجئے اس سے جو واقف ہو	کہتے ہو کس سے یہ تم ٹک تو ادھر دیکھتا
شل شرر تنگ چشم ہستی بے بود ہے	دیکھ نہ سکتا اسے ٹک بھی جدھر دیکھتا

نالۂ دل کا اثر دیکھ درد بس
جی میں نہ رہ جائے یہ آہ بھی کر دیکھنا

اکسیر پر مس اتنا نہ تو ناز کرتا	بہتر ہے کیمیا سے دل کا گداز کرنا
کب دل ملے کسی کا ہم غنچہ دل کی کھلکر	ہے اپنے دل سے لازم جوں غنچہ ساز کرنا
ہے آنسو کو نہ آوے کچھ دل کی بات منہ پر	لڑکے ہو تم کہیں مت افشائے راز کرنا
تو اپنے ہاتھوں آپ ہی پڑتا ہے تفرقہ میں	ہے امتیاز نادان ٹک امتیاز کرنا

ہم جانتے نہیں ہیں اے درد کیا ہے کعبہ
جیدھر ملے وہ ابرو اودھر نماز کرنا

مشکل نگین جو ہم سے ہوا کام رہ گیا	ہم رو سیاہ جاتے رہے نام رہ گیا
یارب یہ دل ہے یا کوئی مہمان سرا ہے	غم رہ گیا کبھو کبھو آرام رہ گیا
ساقی مرے بھی دل کی طرف ٹک نگاہ کر	لب تشنہ تیری بزم میں یہ جام رہ گیا

[illegible]

بے طرح کچھ اولجھ گیا تھا دل
بیوفائی نے تیری سلجھایا

آنسو کب تک کوئی سپے جاوے
اس محبت نے جی بہت کھایا

دشمنی نے سنا نہ ہووے گا
جو ہمیں دوستی نے دکھلایا

ہم نہ کہتے تھے منہ نہ چھیڑ اوسکے
درد کچھ عشق کا مزہ پایا

اگر یون ہی یہ دل ستاتا رہیگا
تو اک دن مرا جی ہی جاتا رہیگا

مین جاتا ہون دلکو تری پاس چھوڑے
مری یاد تجھکو دلاتا رہے گا

گلی سے تری دلکو لے تو چلا ہون
مین پہونچا جب تک یہ آتا رہیگا

جفا سے غرض امتحان وفا ہے
تو کہہ کب تلک آزماتا رہیگا

قفس مین کوئی تم سے اے ہمصفیرو
خبر گل کی ہمکو سناتا رہیگا

خفا ہوکے اے درد مر تو چلا تو
کہان تک غم اپنا چھپاتا رہیگا

جی مین ہے سیر عدم کیجیے گا
یک بیک خلق سے رم کیجیے گا

مورد قہر تو یان ہم ہی ہین
اور کس پر یہ کرم کیجیے گا

سخت بیباک ہے یہ خامۂ شوق
اپنے ہاتھون کو قلم کیجیے گا

[illegible]

قطعہ

[illegible]

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
پر ترے عہد سے آگے تو یہ دستور نہ تھا

رات مجلس میں ترے حسن کے شعلے کے حضور
شمع کے منہ پہ جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا

ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحاً لیکن
میں جو پہونچا تو کہا خیر یہ مذکور نہ تھا

باوجودیکہ پر و بال نہ تھے آدم کے
وہاں پہونچا کہ فرشتے کا بھی مقدور نہ تھا

پرورش غم کی ترے یاں تئیں تو کی دیکھا
کوئی بھی داغ تھا سینے میں کہ ناسور نہ تھا

محتسب آج تو میخانے میں تیرے ہاتھوں
دل نہ تھا کوئی کہ شیشہ کی طرح چور نہ تھا

درد کے ملنے سے اے یار برا کیوں مانا
اوسکو کچھ اور سوا دید کے منظور نہ تھا

جگ میں کوئی نہ ٹک ہنسا ہوگا
کہ نہ ہنسنے میں رو دیا ہوگا

اُسنے قصداً بھی میرے نالے کو
نہ سنا ہوگا گر سنا ہوگا

دیکھیے غم سے اب کی جی میرا
نہ بچے گا بچے گا کیا ہوگا

دل زمانے کے ہاتھ سے سالم
کوئی ہوگا کہ رہ گیا ہوگا

حال مجھ غمزدے کا جس تس نے
جب سنا ہوگا رو دیا ہوگا

دل کے پھر زخم تازے ہوتے ہیں
کہیں غنچہ کوئی کھلا ہوگا

یک بیک نام لے اوٹھا میرا
جی میں کیا اوس کے آگیا ہوگا

۵

[illegible]

شاہ و گدا سوا اپنے تئین کام کچھ نہین
سو بار دیکھین ہین ذی تری بیو فائیان

نے تاج کی ہوس نہ ارادہ کلاہ کا
تسپر بھی حرت غرور ہر دل مین بنا ہے کا

ای درد چھوڑتا ہی نہین مجھکو جذب عشق
کچھ کہرباسے بس نہ چلے برگ و کاہ کا

کس کسکی چشم مست کا سرشار ہوگیا
کچھ ہی خبر تجھے بھی کہ او ٹھ او ٹھ کر گرا مجھے

کسکی نظر لگی جو یہ بیمار ہوگیا
عاشق تری گلی مین گئی بار ہوگیا

بٹھا ہی خضر آکے مرے پاس ایکدم
مانگ جگر تو سیکڑون خاطر مین کچھ نہ تھو

آکے اپنی زیست سو بیزار ہوگیا
دلکی تپش کر آگے مین ناچار ہوگیا

کھٹکی کبھو دو نون مین نہ تیری صدا جرس
نالہ مرا تو چھوٹتے ہی پار ہوگیا

ای درد ہم سے یار رہے اتنو سلوک مین
خط زخم دل کو مرہم زنگار ہوگیا

تسنے تو ایک دن بھی نہ اید ھر گذر کیا
جنکے سبب سے زیر کو تو نے کیا خراب

تیرے سبب سے اور بھی مجھپر غضب ہوا
کم فرصتی نے ہستی بے اعتبار کی

ہمنے بھی ای جہان سو آخر سفر کیا
ای شیخ ان بتون نے مرے دلمین گھر کیا

ای نالہ واہ خوب ہی تو نے اثر کیا
شرمندہ تیرے ہین ای شرر کیا

[illegible]

کھل گیا جو کچھ کہ تھا اے نیستی | ہستی موہوم کا بان افترا

درد میری تیرہ بختی کے تئین
ڈھونڈھیو ہمسایۂ ظل ہما

کھلا دروازہ میرے دل پہ از بس اور عالم کا | نہ اندیشہ ہی شادی کا مجھے نے فکر ہے غم کا
بلند و پست سب ہموار ہے اپنی نگاہون مین | برابر ساز مین ہوتا ہی خون ہمزیر اور بم کا
گلستان جہان کی دید کیجیو چشم عبرت سے | کہ ہر یک سرو قد ہی اس چمن مین نخل ماتم کا
چمن مین باغبان سے صبح کو کہتی تھی یہ بلبل | گلو کے منہ پہ یون چڑھتی ہی دیکھ شبنم کا

نہین مذکور شایان درد ہرگز اپنی مجلس مین
کبھو کچھ ذکر آیا بھی تو ابراہیم ادہم کا

سینۂ و دل حسرتون سے چھا گیا | بس ہجوم یاس جی گھبرا گیا
تجھسے کچھ دیکھا نہ ہمنے جز جفا | پر وہ کیا کچھ ہے کہ جی کو بھا گیا
... نہین سکتی ہین اب آنکھین مری | جی مین یہ کسکا تصور آ گیا
... ظاہر ہی کی تھی دل کی بات | پر مری نظرون کے ڈھب پا گیا
... گئی کتنون کا تو ہو تیری یاد | غم ترا کتنے کلیجے کھا گیا
... مٹ گئی تھی اسکی جی سے تو جھجک | درد کچھ بک بک کر تو جو بکا گیا

[illegible]

[illegible]

حجابِ رخِ یار تھے آپ ہی ہم
کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا

شب و روز اے درد درپے ہوں اسکے
کسو نے جسے یاں نہ سمجھا نہ دیکھا

نشہ گیا جا نہ وہ کنہیں کو مرا آشام ہی شیشا
جہاں میں دختر رز سی عبث بدنام ہی شیشا

صراحی و کدو تک خلق او ساقی بھر رہے ہے
گرا نا ہی خالی جون دل ناکام ہی شیشا

شب و روز اسطرح گذرے ہی اپنی تو نہ پوچھو
صراحی صبح کو گر ہاتھ ہے تو شام ہی شیشا

نگاہ مستان آنکھونکی ٹک ادھر بھی ہو تی
کہ ہم کم حوصلوں کے حق میں ہر اک جام ہی شیشا

ہو گل شگفتہ کیونکہ دل اے درد ہستون کا
ہے گلون کی دولت سربسر گلفام ہی شیشا

تو بن کہے گھر سے کل گیا تھا
اپنا بھی تو جی نکل گیا تھا

اب دل کو سنبھالنا ہے مشکل
اگلے دنون کچھ سنبھل گیا تھا

آنسو مرے جو انھون نے پونچھے
کل دیکھ رقیب جل گیا تھا

پھر ہونے لگا یہ دل تو بیچین
کتنے روز دن بہل گیا تھا

یاری کچھ مہربان ہوا ہے
بے طرح سے کچھ بچل گیا تھا

شب تک جو ہوا تھا وہ ملائم
اپنا بھی تو جی پگھل گیا تھا

[illegible]

[illegible]

...ظاہر کہین غنچہ دل سے ملا تھا | کل اوسکا گریبان و دست قضا تھا

...منا مرخص ہوئی ناامیدی | یہ کیا ہو گیا اور مرے دل مین کیا تھا

...اس طرح غیرون سے ملتا پھرے ہے | کبھی تو ہمارا بھی وہ آشنا تھا

...سا مین مرا حال تم تک بھی پہونچا | کہا تب اچنبھا سا کچھ مین سنا تھا

...ائی تری کچھ نہین بات کیا ہے | مرا دل ہی یہ میرے حق مین برا تھا

...م اگر جو پہلے ہی مجھ سے ملے تھے | نگاہون مین جادو سا کچھ کر دیا تھا

بلائین جو کچھ اوسکے ملنے سے دیکھین
نہ ملتے تو اے درد اس سے بھلا تھا

۹

...پنا تو نہین یار مین کچھ یار ہون ترا | تو جسکی طرف ہووے طرفدار ہون تیرا

...ے مرنے پہ مرے جی نہ کڑھا تیری بلا سے | اپنا تو نہین غم مجھے غمخوار ہون تیرا

...ر چاہی نہ چاہے مجھے کچھ کام نہین ہے | آزاد ہون اس سے بھی گرفتار ہون تیرا

...نہ ہو وے جہان مجھکو بھی ہونا وہین لازم | تو گل ہے مری جان تو مین خار ہون تیرا

...عشق سے میر ا ہی ترے حسن کا شہرا | مین کچھ نہین پر گرمی بازار ہون تیرا

...بری بھی طرف تو کبھی جا مر یوسف | بوڑھیا کی طرح مین بھی خریدار ہون تیرا

...ے درد مجھے کچھ نہین اب ورتو آزار | اوس چشم سے کہدینا کہ بیمار ہون تیرا

مری بےصبریون کی بات سن سب سے وہ کہتا ہے	تحمل مجھسے بھی حال سنکر ہو نہین سکتا
کرے کیا فائدہ ناچیز کو تقلید اچھون کی	کہ جم جانیسے کچھ اولا تو گوہر ہو نہین سکتا
نہین چلتا ہی کچھ اپنا تو تیرے عشق کے آگے	ہمارے دلپہ کوئی اور تو ڈر ہو نہین سکتا
کہا مین یون تو ملجاتے اگر بعد مدت کے	ق اگر چاہو تو یہ کیا تمسے اگر ہو نہین سکتا
لگا کہنے سجھے سب بات کو ٹک تو کہ جلد اتنا	ترے گھر آنے جانیمین مرا گھر ہو نہین سکتا

مجھون کس طرح مین ہے درد اوسکی تیغ ابرو
کہ جسکے سامنے آ کوئی جانبر ہو نہین سکتا

جبتک ہے دلکے شیشے مین رنگ امتیاز کا	ہے اے پری تجھی تلک آئینہ ناز
جسکی جناب سے یہ سبھی ناز مین نیاز	دامن ہے ہاتھ مین مگر اوس بے نیاز
ہی کو تہی اجل کیطرف سے ہی ورنہ مین	اک عمر سے اسیر ہون زلف دراز

ای درد اس جہان مین اگر صد عیب
بے پردہ ہووے حسن کے وہ پردہ ہی ساز کا

گل وگلزار خوش نہین آتا	باغ بے یار خوش نہین
اے جنون جیب مین ترے ہاتھون	ایک بھی تار خوش نہین
کیا جفا کے سوا تجھے کچھ اور	اے ستمکار خوش نہین

۱۰

…ال یہ کچھ تو ہو اب دل کی توانائی کا	کہ یہ طاقت نہیں ہون نام شکیبائی کا
…ی شب ہجر نہیں ہے یہ سیاہی تیری	خون گردن پہ ہی تیرے کسی سودائی کا
…ام سنتا نہیں ابد تیری حرمت کا کوئی	شور ایسا ہی جہاں میں مری رسوائی کا

ولہ

…ہاں کا ساقی اور مینا کدھر کا جام و میخانا	مثال زندگی پر آب اپنا آپ ہے پیمانا
…سو سے کیا بیاں کیجئے اس اپنے حال ابتر کو	دل اوسکے ہاتھ دے بیٹھے جسے جانا نہ پہچانا
…نظر جب لپے کی دیکھا تو مسجود خلایق ہے	کوئی کعبہ سمجھتا ہی کوئی سمجھے ہی بتخانا

ولہ

…ے شمع روز بسکہ ترا انتظار تھا	میں ایک سا ہی شعلہ صفت بیقرار تھا
…ظالم پھید دل سرفراک سے ترے	اوس وقت سی پسند تھا ہی کہ تو نے سوار تھا
…مدت کے بعد خط سے یہ ظاہر ہوا کہ عشق	تیری طرف سی حسن کے دلمیں غبار تھا

ولہ

وہ دن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا	یعنی کبھو تو اپنے بھی دل کا دماغ تھا
جلتا ہے اب پڑا خس و خاشاک میں ملا	وہ گل کہ ایک عمر چمن کا چراغ تھا
گذرے دن جو چمن میں خرابی پہ کہتے ہیں انکی لوگ	ہر کوئی دل کی بات یہ گھر تھا یہ باغ تھا

ایضاً

۱۱

ایضاً

ایضاً

ردیف الباء

موج نسیم کو ہے زنجیر پا سے گل کی	دامن نچھوڑینگے پر از خود رمیدہ

افراد

دیکھکر حال پریشان عاشقان زار کا
محبت نے ہمکو شہرہ جو دیا
شکوہ تجھی کس سے ہے گلہ کس سے یہ ٹھانا
ہمنے چاہا بھی پر اس کوچہ سے آیا نگیا
فلک کون کہتا ہے گذر آہ سحر کرنا
قتل مری تجھ نے رفتار مین ایسا گیا
بے یار خلق کرتی ہے اپنے کمال کا
خط کے آنے سے ہوا معلوم جانا حسن کا
مخالف لئے گئے سنتے ہی مجلس مین سخن میرا
بارے مجھے بتا تو سہی کیا سبب ہوا
گلہ کرتا نہین تجھ مین تری نامہربانی کا
رسوائیان اٹھائین جور و عتاب دیکھا
آشیانے مین درد بلبل کے

بانکے معشوقون نے رسم زلف ابتری ہر
سو یہ ہے کہ سب کام سے
مانند فلک اپنی ہی گردش ہو ز
داغ ہے جون نقش قدم دل تو اوٹھا
جہان جی چاہی واں جا کسی لین ہرگز
حشر کو بھی شور جو ہو نا تھا برپا کیا
یہ آئینہ ہے جلوہ فروش اس جمال
تو خطون نے اب نکالا پیش خیمہ حسن
زبان نکالا تب ہوا معلوم جوہر تیغ ہے
پھر مجھپہ مہربان ہوا تو غضب
مجھے شکوہ ہے ای ظالم اس نپی سخت جا
عاشق تو ہم ہوے پر کیا کیا عذاب
آتش گل سے آج پھول

ردیف التاء

میرے گناہ آگے تین کوئی شمار مین
اے درد مین نے جی مین کیا تھا حساب آ

ہد اگر نہین کی تو نے کسو سے بیعت — پیر مغان کہان کہ دست سبو سے بیعت
ف بتان ہی کہتا ہی وقت دستگیری — اس سلسلہ مین کی ہی دل نے کسو سے بیعت
کھینچ کھینچ چلے جلن اپنی شیخ کسو سے — کوئی زندہ دل کری ہی اس مرد شو سے بیعت

ردیف الجیم فارسی

ے تم کسو سے اے درد میخانہ کے بیچ — آوارہ ہی پھرتی ہی اپنے دل کے پیمانہ کے بیچ
نہ کیطرح غافل کھول چھاتی کو کواڑ — دیکھ تو ہی کون باری تیری کاشانہ کے بیچ
باغ و بوستان تو ہی میسر ہر گھڑی — آئیگے گا ہے فقیرون کے بھی ویرانہ کے بیچ
ے ہین مرگ ہین سو ہمسے پوچھا جائیگے — کون جانے آہ کیا لذت ہی مر جانہ کے بیچ
ندہ دل کھول مثل قطرہ نادان کب تلک — جو گہر غلطان ہیگا آب دردانہ کے بیچ
و تاب اتنا جو ہر یان بس دل صد چاک — زلف و کجی ہی کسو کی ظاہر اس شانہ کے بیچ

بخت خوابیدہ نے میرے سلا یا اوسکو درد
ورنہ پھونکا تھا ہی افسون مین نے افسانہ کے بیچ

لو رقیب چلے ہے مرا انجمن سے کے بیچ — کچھ آپ ہی آپ سوچ وہ رہتا ہی شانہ کے بیچ

جون کاغذ باد اہل ہوس ہیچ ہین ہلکے
مانند جہان آہ تنک ظرف جہان کے
تو ہی نہین ساقی تجسے ابر ہین کتنے

رہتی ہی سدا اُنکے تئین جنگ ہوا سے
یان کرتے ہین سر کھینچنے کے ڈھنگ ہوا سے
اپنی ہی نظر مین یہ بندھا رنگ ہوا سے

ہر دم دل بیتاب مرا درد کہے ہے
جون نغمہ نکل کرنے لگا آہنگ ہوا سے

اسقدر رہتا یا کرم یا ظلم اپنی اس قدر
جانکو آخر دے ابک نزع مین کبتک رہون
کیا کہون دل کا کسو سے قصۂ آوارگی

مہربانی اسقدر نا مہربانی اس قدر
دشمنی مجسے نکر اے ناتوانی اس قدر
کوئی بھی بے ربط ہوتی ہی کہانی اسقدر

درد تو کرتا ہی معنی کے تئین صورت پذیر
دسترس رکھتے تھے کب بہزاد و مانی اس قدر

مشہور خلق مین نہین اپنے کمال پر
آنکھین تو آنسوؤن سے کبھی تر نہین ہوئین
حیرت ہی یہ کہ تجسے ستمگر کے ہاتھ مین

یکتا ہون مثل آئینہ اور ہی جمال پر
تک تو ہی ای جبین عرق انفعال پر
آنکھون نے ملکو کیونکہ دیا دیکھ حال پر

اے درد کر تک آئینۂ دل کو صاف تو
پھر ہر طرف نظارۂ حسن و جمال کر

١٤

[illegible] اختیاط
[illegible] اختیاط
[illegible] گلستان کی اختیاط

ردیف الغین

[illegible] تیغ
[illegible] تیغ
[illegible] تیغ
[illegible] تیغ

	کعبہ مین درد آپ کو لایا ہون کھینچکر دل سے گیا نہین ہی خیالِ بتان ہنوز	

اشعار

کوہکن سے نہ بول اے پرویز ساقی اب سب پکارتے ہینگے	اوسکے تیشہ کی بھی زبان ہے تیز تیرے ہاتھون سے یان بریز بریز

فرد

ہم مین مرے وہ ہمبر آیا نہین ہنوز	مقصود میرے دلکا بر آیا نہین ہنوز

اشعار

نہ کیا تو نے ایک بار افسوس جو کہ ہونا تھا دل پہ ہو گذرا	حال پر میرے صد ہزار افسوس کر اے درد بار بار افسوس

ردیف الطاء

کرتا رہا مین دیدۂ گریانکی احتیاط خارمژہ پڑے ہین مری خاک مین ملے جوش جنون کے ہاتھ سے فصل بہار مین تیرے ہی دیکھنے کے لیئے آئنہ کیطرح	پر ہو سکی نہ اشک کے طوفانکی احتیاط ایدشت اپنے کیجیو دامانکی احتیاط گل سے بھی ہو سکی نہ گریبانکی احتیاط کرتا ہون اپنے دیدۂ گریان کی احتیاط

۱۵

ردیف الفاء

ردیف القاف

[illegible]

صیاد اب ہائی ہی کیا مجھ اسیر کو بیقدر میلکشی ہوئی عالم مین یان نہین	پھر کسکو زندگی کی توقع بہار تک ہی صرف شیشۂ شیخ کے سنگ مزار تک

راہ عدم مین درد مین اتنا ہون تیز رو
پہونچا صبا کا ہاتھ نہ میرے غبار تک

ولہ

پھرتا رہا مین سعی مین اک عمر چون فلک چونکا ہون درد جیسے اوسکو دیکھ خواب مین	بخت سیاہ پہ نہ پھرے میرے اب تلک لگتی نہین ہی تب سے پہ اسے مری پلک

ایضاً

نہین میرے تئین کسیکا باک گرد تو ہو گئے ترے عاشق	اب گریبان ہی ہاتھ ہی اور چاک کیا ستم ہو زیادہ اس سے خاک

ردیف اللام

کچھ گل ہی باغ مین نہین تنہا شکستہ دل ہاتھوں نے محتسب کے ہین اب میکدہ کے بیچ شادی کی اور غم کی ہی دنیا مین ایک شکل یارب درست گو نہ ہون تیرے عہد پر	ہر غنچہ دیکھتا ہون تو ہی گا شکستہ دل ساغر شکستہ خاطر و مینا شکستہ دل گل کو شگفتہ دل کہو تم یا شکستہ دل بندہ سے پر نہو کبھی بند اشکستہ دل

ردیف المیم

16

۱۷

از بسکہ ہیں محو لا تعین — ہر جا بے اختیار ہیں ہم
مجنون ہو خواہ کوہکن ہو — عاشق کے دوستدار ہیں ہم
اپنے ملنے سے منع مت کر — اس میں بے اختیار ہیں ہم
یون تو عاشق بہت ہیں لیکن — اس طور کے کتنے یار ہیں ہم

مجنون فرہاد درد و وامق
ایسے یہ دو ہی چار ہیں ہم

اب کی ترے در سے گر گئے ہم — پھر یہ ہی سمجھ کہ مر گئے ہم
[illegible] نظر ترا تصور — تھا پیش نظر جدھر گئے ہم
جز اہل صفا بتا تو جون عکس — اے آئینہ کس کے گھر گئے ہم
کس نے یہ ہمیں بھلا دیا ہے — معلوم نہیں کدھر سے گئے ہم
تھا عالم جبر کیا بتاوین — کس طور سے زیست کر گئے ہم
جسطرح ہوا اُسی طرح سے — پیمانۂ عمر بھر گئے ہم

افسوس کہ درد وصل کو جبتک
ہو وے ہی خبر گزر گئے ہم

لائے نہ تھے کہ کھو گئے ہم — تھے آپ ہی ایک سو گئے ہم

دیوان درد

۲۰

غافل جہان کی دید کو مفت نظر سمجھ	پھر دیکھنا نہیں ہے اس عالم کو خواب میں
ہر جزو کل کے ساتھ نہیں ہے انفعال	دریا سے در جدا ہے یہ ہی غرق آب میں
پیری نے ملک تن کو اوجاڑ کر دیا	تھا نیو و بست اور ہی عہد شباب میں

ہیں اور درد مجھ سے خریداری بتان
ہے ایک دل بساط میں سو کس حساب میں

ہم تجھ سے کس ہوس کی فلک جستجو کریں	دل ہی نہیں رہا ہے جو کچھ آرزو کریں
مٹ جائیں ایک آن میں کثرت نمائیاں	ہم آئینے کے سامنے جب آ کے ہو کریں
تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جا ابھی	دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں
سر تا قدم زبان ہیں جوں شمع گو کہ ہم	پر یہ کہاں مجال جو کچھ گفتگو کریں
ہر چند آئینہ ہوں پر اتنا ہوں ناقبول	منہ پھیر لے وہ جس کے مجھے رو برو کریں
نے گل کو ہے ثبات نہ ہم کو ہے اعتبار	کس بات پر چمن ہوس رنگ و بو کریں

ہے اپنی یہ صلاح کہ سب زاہدان شہر
اے درد آ کے بیعت دست سبو کریں

نہ زلف بتان کا گرفتار ہیں ہوں	نہ بیمار چشموں کا بیمار ہیں ہوں
کدھر ہی پھرتی ہے اے بیکسی تو	تری جنس کا یاں خریدار ہو

[illegible]

یاد ری دیکھے نصیبون کی
ساقی اس وقت کو غنیمت جان
وہ زخود رفتہ ہون کہ میرے تئین
کیا لکھون اپنی مین سیہ بختی
بعد مدت کے درد کل مجھ سے

دوست بھی ہو گئے مرے دشمن
پھر نہ مین ہون نہ تو نہ یہ گلشن
نہ خیال سفر نہ یاد وطن
حال یہ نجیبہ ہو ئیگا روشن
ملگیا راہ مین وہ غنچہ دہن

میری اسکی جو لڑ گئین آنکھین
ہو گئے آنکھون ہی مین دو دو سخن

جہان کی گل مین یا خار ہین تو ہم ہین
دریای معرفت کی دیکھا تو ہم ہین ساحل
وابستہ ہے چمن سے گرچہ ہے و گر قدر
تیرا ہی حسن جگ مین ہر چند موجزن ہے
الفاظ خلق ہم بن سب مہملات سی تھے

گر یار ہین تو ہم ہین اغیار ہین تو ہم ہین
گردار ہین تو ہم ہین اور بار ہین تو ہم ہین
مجبور ہین تو ہم ہین مختار ہین تو ہم ہین
تیرے ہی تشنہ کام دیدار ہین تو ہم ہین
معنی کیطرح ربط گفتار ہین تو ہم ہین

اور وں نے تو گرانی ایک تحت او ٹھکئی تھی ان سب
اے درد اپنے دلکے گر بار ہین تو ہم ہین

جمع ہین افراد عالم ایک ہین
گل کے سب اوراق بر ہم ایک ہین

۲۱

[illegible]

اور گل لبریز مژگان بھی اگر نمناک ہیں
آہ معلوم نہیں ساتھ تو اپنی شب و روز

ایک پل میں کئی تار لگ بکھر جا
لوگ جاتے ہیں چلا سو یہ کدھر

تا قیامت نہیں مٹنے کا دل عالم سے
درد ہم اپنے عوض چھوڑے اثر جاتے ہیں

اپنی قسمت کے ہاتھوں دل غم ہوں میں
ہوں فتادہ بہ رنگ نقش قدم
دونوں عالم سے کچھ پڑے ہے نظر
میں ہوں گلچین گلستان خلیل

نفس عیسوی چراغ ہوں میں
رفتگان کا مگر سراغ ہوں میں
آہ کس کا دل و دماغ ہوں میں
آگ میں ہوں پہ باغ باغ ہوں میں

نہیں کثرت میں دید وحدت سے
قید میں درد با فراغ ہوں میں

مرتا نہیں ہوں کچھ میں اس تحت دیا ہو
نالاں نہیں ہے تنہا اس دل ہی [illegible]
بہت رفیق ہو [illegible] سلطنت ہے
اے غنچہ تجھ سے آگے جو کچھ کہ تھا گرہ میں
اے درد آہ پھر آتا نہیں ہی جی میں

بستا ہوں آپ اپنے
رو دیے گئے ہیں [illegible]
آتا ہی ہاتھ یعنی یاں تخت [illegible]
گل یاں لٹا گئے ہیں گل خر[illegible]
لپٹا ہوں آپ اپنے کمبخت دل[illegible]

[illegible]

کشتی کیطرح آنکھیں مری اشک میں ہار و
ہیں مثل حباب آنکھیں تو رو رو کی بہا و
سر سبز کہیں جلوہ سی ہو تیری آنکھیں لگا تا

جس تار نگہ سی بندھی ہیں چھوٹ بہی ہیں
پر وہ بہی کہتا ہی سدا جھوٹ بہی ہیں
دریا کیطرح کھیت مرا لوٹ بہی ہیں

اے درد مجھے ان آنکھوں کا بہتا
چھاتی کیطرح دل کو مرے کوٹ بہی ہیں

گھر تو دونوں پاس ہیں لیکن ملاقاتیں کہاں
ہم فقیروں کی طرف بھی تو نگاہیں ہیں مدام
بعد مرنے کے مرے ہوگی مری رونے کی قدر
یوں تو ہی دن رات میری دل میں اسکا ہی خیال

آمد و رفت آدمی کی ہی یہ وہ باتیں ان کہاں
بیٹھے جاتے تھے آپ آگے وہ گھڑیاں کہاں
تب کہا سمجھیگا لوگو نسے وہ برساتیں کہاں
جن دنوں اپنی بغل میں تہا شو راتیں کہاں

جسطرح سے کھیلتا ہے وہ دلوں کا یاں شکار
درد آگی ہیں کسی دلبر کو وہ گہاتیں کہاں

مجھے درس لیتی تو ثنائی ہے یہ بتا مجھے تو کہاں نہیں
کبھی جسطرح تو نگاہ میں نظر آئی جلوہ کچھ ان
مری دل کا شیشہ گو بیوفا تو نگر کر ہی گر د
مجھے بات ساری ہی تیری یاں کہ کیونکر شمع سا

کوئی اور بھی ہی تری سوا تو اگر نہیں تو کہاں نہیں
یہ ہیں گو کہ آنکھوں کی پتلیاں پر دلیں جان بیان
مری پاس تو وہی ایک دل کہ شیشہ گران نہیں
کہ نہو سکی ہی کچھ اب بیان وہ بات ہی کہ زبان نہیں

یہ دل بھی زلف میں اسکی جو الجھے گا تو کیا ہوگا

[illegible]

ہم بے دل مردہ اگر رات کو جاگے تو کیا		چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہیں

درد یان وہی پیالون پہ قناعت کیجیے
خانہ چشم ہے یان خانہ خمار نہیں

ای سحر کوئی شب نہیں جسکو سحر نہیں دل لیگیا پیا یک کی اس طرف نگاہ		پر صبح ہوئی آج تو آئی نظر ایسا تو دلبرون میں کوئی مفت

کہ کونسا ہے دامن صحرا جہان میں
اے درد آنسوؤن سے جو تیرے وہ تر نہیں

مرے ہاتھونکی ہاتھون ای عزیزان کھلا ہے باب عرفان جسکے اوپر صبا جاتا ہون گریان میں چمن سے گرچہ ہم مردہ دل ہیجا چلن جیتے ہین زندگی جس سے عبارت ہے سو وہ یس کہان بعد مرنیکے بھی وہ بات نہین کی نظر دل تو سمجھائی سمجھتا بھی نہین اسکی باتین مجھ سے کیا پوچھو ہو تم	ولہ ولہ	گریبان چاک ہے چاک گریبان اوسے ہی ہر ورق گل کا گلشن گلونکو باغ مین رکھو تو کچھ من اوا جو سمجھے تو کہاں جیتے ہین یون تو کہنے کے تئین کہیے کہ ہان جیتے ہین لیس توقع یہ کہ ہم اب مین یانتے ہین کہیے سودا ہی کو سودا مدتین گذرین کہ دیکھا بھی نہ

[illegible]

…پیر گردیا کی غافل زندگانی پھر کہاں — زندگی گر کچھ رہی تو نوجوانی پھر کہاں
…بکھ میرے ضعف کو کہنے لگا رو کر طبیب — کوئی دم مین یہ بھی اسکی ناتوانی پھر کہاں

ولہ

…ب دہن مین ترے سمائے سخن — نہین میرے دہن مین جائے سخن
…عر مین میرے دیکھتا مجکو — ہے مرا آئینہ صفائے سخن

ولہ

…مین ہوئین سوال و جواب آنکھون مین — یہ بے سبب نہین تمسے حجاب آنکھون مین
…ے ہی مست لگا ہوئین ایک عالم کو — لئے پھرے ہے یہ ساقی شراب آنکھون مین

ولہ

…ر دم تیری ہی صورت رکھتا ہے دل نظر مین — ہوتی ہے بت پرستی اب تو خدا کے گھر مین
…یسا ہی غم نے تیرے پامال کر دیا ہے — کچھ دل رہا نہ دل مین نے کچھ جگر جگر مین

افراد

…ش فرے بھی مجکو کیا کام دیکے ہاتھون — لیتا نہین کسو کا مین نام دیکے ہاتھون
نہین ہمکو تمنا یہ ملک ہو تا فلک پہنچین — یہی ہے آرزو کی تری قدم تک ہم پہنچین
نزع مین ہون پہ وہی ندلے کے جاتا ہون — مرتے مرتے بھی ترے غم کو لیے جاتا ہون
افسوس اہل دید کو گلشن مین جا نہین — نرگس کی گر کہ آنکھین ہین پر سوجھتا نہین
شیخ مین رشک بیگناہی ہون — مورد رحمت الٰہی ہون

ردیف الواو

نہ لازم نیستی اوسکو نہ ہستی ہی ضروری ہی
بیان کیا کیجیے ای درد ممکن کی تباہی کو

مجلس مین بار ہووے نہ شمع و چراغ کو
لاوین اگر ہم اپنے دل داغ داغ کو

جاتی تو ہی تو زلف کے کوچہ مین ای صبا
پر دیکھیو چھیڑے کسی بے دماغ کو

بس ہار دل زیادہ نہو حسرت چمن
کیدھر لیے پھرونگا مین گلگشت باغ کو

بلبل کی طرح رشتہ الفت مین دیکھ دل
بند ہوا نہ دیجیو کہین بال فراغ کو

کیا چھپ رہی ہی پردۂ مینا مین دخت رز
روشن کر اپنے جلوہ سے چشم ایاغ کو

تمیز بے تمیزیہ عالم کرے ہے کب
نالے سے عندلیب کے یان بانگ زاغ کو

ای درد رفتہ رفتہ کیا آپ کو بھی گم
اس راہ مین چلا تھا مین کسکے سراغ کو

مست ہون پیر مغان کیا مجکو فرماتا ہی تو
پا بیوس خم کرون یا دست بوسی سبو

صبح اور خورشید کے مانند میری جیب کو
چاک کا موجب ہی تو ہی تو ہی اسباب رفو

مال دنیا اسکو نت ہر طرح جون قبلہ نما
پھر مجھے ہر پھر کے آ رہنا اُسی کے روبرو

اور افزونی طلب کی بعد مرنیکے ہوئی
خاک ہونے نے کیا ہر ذرہ گرم جستجو

تیری خون آشامیان مشہور ہین ای تیغ ناز
ایک قطرہ چھوڑے تو پیوے ہمارا ہی لہو

وله

...ن ملکے ساتھ کب تئیں کشتی لڑا کرو		اب اختیار ہاتھ سے جاتا ہے آئیو
...پنے بندہ پہ جو کچھ چاہو سو بیداد کرو	ولہ	یہ نہ آجائے کہیں جی میں کہ آزاد کرو
...کہیں عیش تمھارا بھی منغص ہووے		دوستو درد کو محفل میں نہ تم یاد کرو
...منا لگا اشتیاق تو رفتار یار کو	ولہ	آنکھوں میں کب تلک میں لہو انتظار کو
...لیسا ہی اب تلک ہو وہ دامن لگی صبا		کیدھر لیے پھرے ہی تو میرے غبار کو
...سر رشتہ نگاہ تغافل نہ توڑ لو	ولہ	اے ناز اس طرف سے نہ اسکا موڑ لو
...یادی در قفس سے یہ بے بال و پر کہاں		صیاد ذبح کیجیو پر اسکو نہ چھوڑ لو
...مے لے جو کچھ کہ شیشے میں باقی شراب ہو	ولہ	ساقی ہی تنگ عرصۂ فرصت شتاب ہو
...لتا ہی آئنہ کہ نہیں ہے بعید اگر		دو ہاتھ کے ہاتھ سے دل آہن بھی آب ہو
...جھ سے نپایا مہربان ای تند خو تجکو	ولہ	نہ دیکھا آنکھ بھر کے ایکدم خورشید رو تجکو
...تمنائیں میں دل حسرت نصیب کی نکلیں		رہی تو بھی نہ ملنے کی ہماری آرزو تجکو
...دل نالان کو یاد کرے صبا	ولہ	اتنا کہنا جہان وہ قاتل ہو
...نیم بسمل کوئی کسو کو چھوڑ		اس طرح بیٹھتا ہے غافل ہو

فرد

...ملین نہیں کہتا کہیں تم اور جا بجا کرو	بندہ پرور اس طرف کو بھی کبھی آیا کرو

ہر چند کھولی تو نے تو پھر کبھی ہے گانٹھ کیونکر بکار عشق گرہ در گرہ نہو جیتا کسیکو چھوڑے نہ یہ گانٹھ زہر کی	شیرین کے واسطے پر نہ کھلی کوہکن گرہ یان دل گرہ کی شکل ہے اور وان دہن گرہ زلف سیہ وہ سانپ ہے جسکا ہے من گرہ

واشد کبھو تو درد کے بھی ساتھ چاہیے
بند قبا سے کھول ٹک ای گلبدن گرہ

ربط ہے نازبتان کو تو مری جان کے ساتھ اپنے ہاتھوں کی بھی مین زور کا دیوانہ ہون جو جفا جو ہین انھین سنگدلی لازم ہے گر مسیحا نفسی ہے یہی مطرب تو خیر	جی ہے وابستہ مرا انکی ہر اک آن کے ساتھ را ادن کشتی ہی رہتی ہے گریبان کے ساتھ کام تلوار کو رہتا ہے سدا اسکے ساتھ جی ہی جاتی ہین چلے تیری ہر اک تان کے ساتھ

درد ہر چند مین ظاہر مین تو ہون مور ضعیف
زور نسبت ہے و لے مجھکو سلیمان کے ساتھ

کاش تا شمع نہ ہوتا گذر پروانہ شمع کو صدقے تو ہوتے ابھی دیکھا تھا او گر ترا حسن برسنہ نظر آجاے اوسے کیون اُسے آتش سوز انجمن لیے جاتی ہے	تمنے کیا قہر کیا بال و پر پروانہ پھر جو دیکھا تو نہ پایا اثر پروانہ نت رہے آگ مین سوز جگر پروانہ سوجھتا بھی ہے تجھے کچھ نظر پروانہ

درود درویش ہون مری تعظیم
خلق کرتی ہے کہہ کے یا اللہ

ل ہو اسکو ہواے زلف گرہگیر مین راہ … ہو دوانون کی طرح خانۂ زنجیر مین راہ
ہمیسے بیچارون سے شرمندہ دم عیسی ہے … ہو صبا کے تئین لب غنچۂ تصویر مین راہ
لا دل مین پیے تجھکو پھرا شہر بشہر … آہ پر تونے نہ کی ٹک دل تاثیر مین راہ

ولہ

یگانہ گر نظر پڑے تو آشنا کو دیکھ … بندہ گر آوے سامنے تو بھی خدا کو دیکھ
ہین مہ و ماہ و سنگ سے سب جلوہ گاہ یار … جو آئینہ ہر ایک کدورت مین صفا کو دیکھ

ردیف الیاء

سکی بہار حسن کا دل مین ہمارے جوش ہے … فصل بہار جسکے ہان ایک گلفروش ہے
بخت سیہ برنگ شب ہے گلیم پوش ہے … شمع بھی پنہان اگر ہو تو سدا خموش ہے
خلوت دل مین کر دیا اپنے حواس مین خلل … حسن بلا کا چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے
وکو تو دیا ہے آپ اپنے تئین اٹھا ئیے … بار نہین ہر اور کچھ سر ہی وبال دوش ہے
الر و آہ کیجئے خون جگر ہی پیجیے … عہد شباب کہتے ہین موسم نا و نوش ہے
بر تجھے جو چاہیے بدرقۂ جنون مجھکو … ہمسے جہان کی سیر کی رہزن خلق ہوش ہے
پیر و نکو پھر کہین دست قضا نہ چھیڑ تو … مثل دہان ہر ایک مین ورنہ بھرا خروش ہے

یارب یہ کیا طلسم ہے ادراک و فہم یان کو بحث کرکے بات بٹھائی پہ کیا حصول اطفاء نار عشق نہو آب اشک سے	دوڑے ہزار آپ سے باہر نجا سکے دل سے اٹھا خلاف اگر تو اٹھا سکے یہ آگ وہ نہین جسے پانی بجھا سکے

مست شراب عشق وہ بیخود ہے جسکو حشر
اے درد چاہے لاے بخود پھر نہ لا سکے

قسم ہے حضرت دل ہی کے آشیانے کی طریق پینے پہ اک دور جام چلتا ہے کیا جگر کو مرے داغ تیری وعدون نے نظر نہ کیجیو تو میرے دل کے خطرون پر جفا و جور اٹھانے پڑے زمانے کے	ہوس ہے جی مین جو دیر و حرم کو جانے کی وگرنہ جو ہے سو گردش مین ہے زمانے کی خبر سنی جو کہین مین کسو کے آنے کی نہ جی مین لائیو کچھ بات کیا دوانے کی ہوس بھی جی مین کسو نارے کے اٹھانے کی

طریق ذکر تو ہے درد یاد عالم کو
طرح بتائیے کچھ اپنے تئین بھلانے کی

کوئی بھی دوا اپنے تئین پاس نہین ہے وہ اشک نکلتا ہے مری چشم سے جسکا زنہار ادھر کھولیو مت چشم حقارت	جز وصل سو ملنے کی کوئی آس نہین ہے ہر قطرہ کم از پارۂ الماس نہین ہے یہ فقر کی دولت ہے کچھ افلاس نہین ہے

دل بھی تیرا ہی ڈھنگ سیکھا ہے
آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے

بے خبر یار کہتی ہے
باقی اس نیم جان میں کچھ ہے

اندنوں کچھ عجب ہے میرا حال
دیکھتا کچھ ہوں دھیان میں کچھ ہے

اور بھی چاہیے سو کہیے اگر
دل نامہربان میں کچھ ہے

درد تو جو کرے ہے جی کا زیان
فائدہ اس زیان میں کچھ ہے

آرام سے کبھو بھی نہ یکبار سو گئے
ایسے ہمارے طالع بیدار سو گئے

خواب عدم سے چونکے تھے ہم تیرے واسطے
آخر کو جاگ جاگ کے ناچار سو گئے

اٹھتی نہیں ہے خانۂ زنجیر سے صدا
دیکھو تو کیا سبھی یہ گرفتار سو گئے

تیری گلی ہے یا کوئی آرامگاہ ہے
رکھتے قدم کے پاؤں تو ہر بار سو گئے

وہ مر چکے جو رونق بزم جہان تھے
اب اٹھئے درد یاں سے کہ سب یار سو گئے

آج نالوں نے مرے زوری دلسوزی کی
زخم دل جتنے تھے یان سبکی جگردوزی کی

جی پہ بنتی ہے جو چڑھی زلف کسو کی میرے
اور تو کیا کہوں میں اپنی سیہ روزی کی

غیر سکھے ہیں عبث میرے پیارے تیری
بیوفائی نہیں محتاج بدآموزی کی

٣٣

ہے سیف زبان تری یہ مست — کہ ساغر چشم دلستان سے
دو ہیں وہ ہوا قلم کے مانند — جو حرف نکل گیا زبان سے
شبخون کے لیے فلک پھرے ہے — کھینچے ہوے تیغ کہکشان سے
ہر آن ہیں واردات دل پر — آتا ہے یہ قافلہ کہان سے
بدنام کرے ہے دختر رز — مغ اُسکو نکال اپنے بان سے

ہے مثل چراغ درد میرا
دشمن دم عیسوی بھی جان سے

نہ ہاتھ اٹھائے فلک گو ہمارے جینے سے — کھینچے دماغ کہ ہو دو دو دو بدو ہے کینے سے
نہیں خیال مجھے خاتم سلیمان کا — ہر ایک نام ہون رکھ دہ دل نگینے
بسانِ دانہ انگور ہے پرستون نے — لیا ہے فیض مرے دل کے آبگینے
ترقی اور تنزل کو پا نکے کچھ عرصہ — مثال ماہ زیادہ نہیں مہینے
مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مرجاوے — کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے
مآل کار سمجھا یا قبور نے ہمکو — یہ نقد مال لگا ہاتھ اس دفینے

بسا ہے لون ترے دین گلبدن اور درد
کہ بو گلاب کی آتی ترے پسینے سے

دل عاشق کی بیقراری کو
وہ ہی سمجھے ہے جو کہ محرم ہے

درد کا حال کچھ نہ پوچھو تم
وہی رونا ہے نت وہی غم ہے

دل مرا باغ دلکشا ہے مجھے
دیدہ جام جہان نما ہے مجھے

چشم نقش قدم ہو نہیں بیکس
خاک آنکھوں مین طوطیا ہے مجھے

مجھ سے ہر چند تو مکدر ہے
تجھ سے پر اور ہی صفا ہے مجھے

کہین خاموش ہو کہ مثل شمع
اے زبان تجھ ہی سے گلا ہے مجھے

پاون لرزے ہے مست کے مانند
شیشہ مے بھرا ملا ہے مجھے

قطعہ
درد تیرے بھلے کو کہتا ہون
یہ نصیحت سے مدعا ہے مجھے

ورنہ ان بیمروتون کے لیے
اور بھی ہو خراب کیا ہے مجھے

یارو مرا شکوہ ہی بھلا کیجے اُس سے
مذکور کسی طرح تو جا کیجے اُس سے

جون جون وہ کھنچے ہے تو یہی آتی ہے جی مین
پھر چھیڑیے اور باتین سنا کیجے اُس سے

سو مرتبہ یون ٹھہر چکی اُس سے نہ ملیے
دو دن بھی تو نہین بنتی ہے کیا کیجے اُس سے

بیزار اگر مجھ سے ہو محتاط رہو بہتر
دل جس سے ملے اپنا ملا کیجے اُس سے

کیا سیر سب ہمنے گلزار دنیا غنیمت ہے یہ دید وا دید یاران	گل دوستی مین عجب رنگ و بو ہے جہان مند گئی آنکھ مین ہون نہ تو ہے

نظر میرے دل کی پڑی درد کس پر
جدہر دیکھتا ہون وہی روبرو ہے

رو بندی ہی نقش پا کیطرح خلق یان مجھے	ای عمر رفتہ چھوڑ گئی تو کہان مجھے
ای گل تو رخت باندھ اٹھاؤن مین آشیان	گلچین سمجھ نہ دیکھ سکے باغبان مجھے
تیری ہر کوئی بن کئے میری تئین تمام	جون شمع چھوڑنی نہیں زبان مجھے
پھرتا ہاتھ غفلت کے ہاتھ دل	سنگ گران ہوا ہے یہ خواب گران مجھے
پہلو دی غم کے سوا ہو سمجھا نہین	آتا ہے یاد جب کہ وہ کنج دہان مجھے
جاتا ہون خوش دماغ جو سکا اسے نہ کہو	ہے دو مین نظر پڑا دیکھا جہان مجھے

جاتا ہون بسلہ دمبدم اب خاک مین ملا
ہے خضر راہ درد یہ ریگ روان مجھے

کب اے دیوانہ آوے قید مین تدبیر سے	جون صدا نکلا ہی جاوی خانۂ زنجیر سے
قدر مردونکی سمجھنے کے نہین یہ مایہ دار	جوہری واقف نہووے جوہر شمشیر سے
دیکھنا تو آگے از خود رفتگان کا حال تک	جا بجا پشت بر دیوار ہین تصویر سے

٣٦

گر زندگی اس طور سے ای درد جہان مین
خاطر پہ کسو شخص کی تو بار نہووے

دیا ہی کسکی نظر نے یہ اعتبار مجھے
کہ ایکدم بھی نہین اپنی پاس بار مجھے

سوائے تیرے کسی سے نہین ہی واشدیان
مثال آئنہ اے چشم انتظار مجھے

ہمیشہ اپنی نظر مین سبک مین رہتا ہون
دیا ہی اورون کی نظرون نے گو وقار مجھے

کبھو ہی جی مین نہ گذرا خیال سرتابی
برنگ سایہ بنایا ہی خاکسار مجھے

تمھاری وعدے کی تان خوب مین سمجھتا ہون
رہا ہی ایسے ہی لوگون سے کاروبار مجھے

یہ کون برق تجلی ہوا ہی آفت جان
کہ ایکدم نہین جون شعلہ اب قرار مجھے

جفا و جور تو ظالم سبھی گوارا ہین
مگر یہ رسم جدائی ہی ناگوار مجھے

یہ آپھی آپ کدھر تو یہان بدلتے ہو
دکھائیے تو سہی منھ بھی ایکبار مجھے

اس امر مین بھی یہ بے اختیار ہے بندہ
ملا ہے درد اگر یان کچھ اختیار مجھے

غرض کیا کلاہ ہوس اک قدم ہی باغ ہی
آپ کہین بجائیے ملتا نہین سراغ ہی

ویسے جسکو یان اُسے اور ہی کچھ دماغ ہی
گر یک شب چراغ بھی گوہر شب چراغ ہی

غیر سے کیا معاملہ آپ ہین اپنے دام مین
قید خودی اگر نہو پھر تو عجب فراغ ہی

[illegible]

اہل نظر کو رہنا درد نہیں ضرور کچھ
مثل شرر دوی ہی چشم ادروی چراغ ہے

پھنسیے کسیکی زلف میں کب ہمیں فراغ ہے
لیجیئے بو شمیم سے تو بھی کہاں دماغ ہے

شعلۂ دل کو ہر گھڑی اے دم یاس مت بجھا
اپنی بساط میں تو یاں ایک یہی چراغ ہے

ہو کے رقیب وسیہ آپ نے ساتھ جا بجا
کچھ بھی ہے ربط سمجھیے ہمرہ کبک زاغ ہے

قصد ہے جس طرح بنے پہونچیے آپ تک کہیں
دن بھی یہی ہے جستجو رات یہی سراغ ہے

درد وہ گلبدن مگر تجکو نظر پڑا نہیں
آج تو اس قدر جو [illegible] باغ باغ ہے

پہلو میں دل طپاں نہیں ہے
ہرچند کہ یاں ہی یاں نہیں ہے

عالم ہو قدیم خواہ ہو حادث
جب تم نہیں ہم جہاں نہیں ہے

ڈھونڈھے ہے تجھے تمام عالم
ہرچند کہ تو کہاں نہیں ہے

عنقا کی طرح میں کیا بتاؤں
جز نام مرا نشان نہیں ہے

چوں شمع نہ راز دل کہونگا
ایسی بھی مری زبان نہیں ہے

وعدے پہ ہو کیونکہ یاں تسلی
ہرگز یہ مجھے گمان نہیں ہے

فریاد کہ درد جب تلک میں
تیار رہوں کاروان نہیں ہے

[illegible]

کمل

کل کیطرح سحر آج بھی اب نیند آچکی
گھیرا اُسی خرابی نے پھر آنکر مجھے

کہتا ہے اک نگاہ پہ آئینہ رو مرا
بس اور اب زیادہ نہ حیران کر مجھے

آنا یہ بندہ خانہ اگر تجھکو عار ہے
دولتسرا مین اپنی ہی مہمان کر مجھے

ہون روبرو پے چشم تو مین سرمہ در گلو
پر کہیو زلف سے نہ پریشان کر مجھے

صدقے مین تیرے کب تئین تڑپا کرون عبث
ہر روز عید آج تو قربان کر مجھے

ہین شعر فہم جتنے زمانے مین لاعلاج
ای درد مانتے ہین یہ سب آنکر مجھے

یان غیب کے جلوہ کے تئین جلوہ گری ہے
جو شخص کہ گذرے ہے نظر سے نظری ہے

گر نازکی عشق تجھے رنگ دکھاوے
ہر سنگ مین شیشہ ہے بہر شیشہ پری ہے

جون شیشۂ ساعت ہین تنکظرف جہان کے
وان دل مین کدورت ہے تو یان یاد بھری ہے

سو طرح سے دیتے ہین اُسے بیچ ہنرمند
مجھسے نہین ملتا مری بے ہنری ہے

دلتنگ ہے یہ غنچۂ دل منہ نہ کھلانا
جون نکہت گل سمین تری پردہ دری ہے

ہر جون مہ و خورشید زر و سیم بہ بر
تو بھی تو حریصونکے تئین دربدری ہے

لیتا ہے خبر دہ تو سبھی خلق کی لیکن
اپنے تئین ای درد بہت بیخبری ہے

٣٩

تہمت چند اپنے ذمے دھر چلے | جس لیے آئے تھے سو ہم کر چلے
زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے | ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے
کیا ہمیں کام ان گلوں سے اے صبا | ایکدم آئے ادھر اودھر چلے
دوستو دیکھا تماشا یاں کا بس | تم رہو اب ہم تو اپنے گھر چلے
آہ بس جی مت جلا تب جانیے | جب کوئی افسوں ترا اس پر چلے
ایک میں دل ریش ہوں ویسا ہی دوست | زخم کتنوں کے سنا ہے بھر چلے
شمع کے مانند ہم اس بزم میں | چشم تر آئے تھے دامن تر چلے
ڈھونڈتے ہیں آپ سے اس کو پرے | شیخ صاحب چھوڑ گھر باہر چلے
ہم نہ جانے پائے باہر آپ سے | وہ ہی آڑے آ گیا جیدھر چلے
ہم جہاں میں آئے تھے تنہا ولے | ساتھ اپنے اب اسے لیکر چلے
جوں شرارے ہستی بے بود یاں | بارے ہم بھی اپنی باری بھر چلے
ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاؤ | جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

درد کچھ معلوم ہے یہ لوگ سب
کس طرف سے آئے تھے کیدھر چلے

بات جب آذان پڑتی ہے | تب کہیں تیرے کان پڑتی ہے

دلکی دل جانے مجھے شکوہ تو ملنے کا نہین | گاہ گاہی پاس میرے آپ تو آیا کیجے
دن تمھاری تو کٹے بارے خوشی سے ہر طرح | ہم بلا سے یان پڑے راتوں کو ٹھہرایا کیجے
دل برا ہوتا ہے کوئی تجھ سے پر یون ہی عبث | ہم سدا غیروں نے ملنا سنکے گھبرایا کیجے
چین تو ہمکو نہ آیا ایکساعت اُس بغیر | رات دن ہر چند اپنے دلکو بہلایا کیجے
دیکھنے پاتا نہین ہے کوئی جسکی چھاؤن یا | لیجلی ہے آج ہمکو وہ پری سایا کیجے
اپنے دروازے تلک بھی وہ نہ آیا یکبار | ہر گھڑی جسکے لیے اُٹھ اُٹھکے ہم جایا کیجے
یا تو وہ راتین تھین یا یہ کچھ دنوں کا پھیر ہے | ہاتھ اب لگتے نہین تب پاؤن بوایا کیجے

تب ہماری اسلئے ابتک یون نبھے تھی دردیان
بات ایسی ویسی ہم خاطر مین کم لایا کیجے

ہوا جو کچھ کہ ہونا تھا کہین کیا جیکو رو بیٹھے | بس اب اک ساتھ ہم دونون جہانسے ہاتھ دھو بیٹھے
بساط اپنی مین ہم تھی آپ سے ابتو نہین ملتے | تھا کچھ اور اپنے پاس جو کچھ کہ سو کھو بیٹھے
نہ پوچھو تم ہمارے ہجر کی اور وصل کی باتین | چلے تھے ڈھونڈھنے جسکو سو وہ ہی آپ ہو بیٹھے
وفا کی چھینٹ بھی تجھپر پڑی ہرگز نہ ای ظالم | لگا تھا خون دامن سے سو وہ بھی آپ دھو بیٹھے

نہ اُٹھو درد اپنے بستر سے طمع کر ہرگز
جو کچھ یون غیب سے آوے سو تم البتہ لو بیٹھے

۱۸۱

ترچھی نظروں سے دیکھنا ہر دم یہی اپنی بھی گون کی باتین ہین واہ ری یہ زبان کی تیزی	یہ بھی اک بانکپن کا بانا ہے آہی جانا جدھر کو آنا ہے ہر طرح کچھ نہ کچھ سنانا ہے

دیکھیو کیجیو نہ بیدردی
درد کو بھی تو منھ دکھانا ہے

دل تجھے کیون ہے بے کلی ایسی سب بُرا کہتے ہین تو کہنے دو وہ ملے گا تو ہم بھی ملتے ہین خون ہوتا ہے دل کا یان آ کر اُسکے گھر مین کدھر سے پہونچے جا مُسکرایا خوشی سے وہ جس طرح	کون دیکھی ہے اچپلی ایسی بات لائے ہو تم بھلی ایسی آپ لگ چلیے کیا چلی ایسی مہندی پاؤن مین کیا ملی ایسی دل بتا دے کوئی گلی ایسی باغ مین کب کھلی کلی ایسی

درد گھبرا کے تو جو یون چونکا
کیا اُٹھی جی مین کھلبلی ایسی

کیف کم کو دیکھ اُسی بے کیف کم کہنے لگے غیر تو کچھ کان مین بھی دمبدم کہنے لگے	جب حدوث اپنا ظہار از قدم کہنے لگے بات تم اب اپنے دل کی ہمسے کم کہنے لگے

۴۳

[illegible]

ہم بھی جرس کیطرح تو اس قافلے کے ساتھ
نالے جو کچھ بساط میں تھے سو سنا چلے

کہنہ بیٹھیو نہ درد کہ اہل وفا ہو کہین
اوس بیوفا کے آگے جو ذکر وفا چلے

جتنی بڑھتی ہے اتنی گھٹتی ہے
زندگی آپ ہی آپ کٹتی ہے

زلف کی کج ادائیان دیکھو
ہر گھڑی منہہ سے جا لپٹتی ہے

آج ہے آہ کی ہوا کچھہ اور
دیکھئے کس طرف پلٹتی ہے

جو خرابی کہ درد مین پھیلی
دست قدرت سے کب سنبھلتی ہے

گر نام عاشقی ترے نزدیک ننگ ہے
کرئے نہ مجھکو یار تو پھر کیا درنگ ہے

اس خانمان خراب کو لیجائیں کہان
دلبر تو یہ فضا ہی بیابان بھی تنگ ہے

تیری درشتیونکو سمجھتا ہون اتنی
مجھکو یہ میرے ساتھ عبث عزم جنگ ہے

کرتا ہے اسقدر تو جفا درد کو عبث
ظالم وہ اپنی جان سے آپہی تنگ ہے

آہستہ گذریو تو صبا کوے یار سے
پیچش نہ کیجیو مرے مشت غبار سے

اس سنگدل کی وعدہ خلافی کو دیکھنا
پتھرا گئی ہین آنکھین مری انتظار سے

[illegible]

زاہدا شرک خفی کی بھی خبر ٹک لینا
ساتھ ہر دانۂ تسبیح کے زنار بھی ہے

چشم رحمت سے ادھر کو بھی نظر کیجیے گا
اسی امید پہ آیا یہ گنہگار بھی ہے

دل بھلا ایسے کو اے درد نہ دیجے کیونکر
ایک تو یار ہے اور تس پہ طرحدار بھی ہے

جب نظر سے بہار گذرے ہے
جی پہ رفتار یار گذرے ہے

دو زمانے سے باہر اور مجھے
رات دن انتظار گذرے ہے

جسکے تو ہوکے سامنے گذرا
آپ سے بار بار گذرے ہے

نالۂ زار درد کا تیر اک
چھوٹتے دل کے پار گذرے ہے

تو چونکتا عبث ہی کسی بات کے لیے
مین آگیا ہون صرف ملاقات کے لیے

یونہی تمام جھگڑے ہی رگڑے مین ہوگئی
ہر دن خراب پھرتے تھے جس رات کے لیے

اگلے معاملے کو اگر کیجیے معاف
لگ جاؤن اب گلے سے مکافات کے لیے

ہم جانتے ہین درد اندھیری رات کو
تو لگ ہاتھ اکو چے مین جس گھات کے لیے

غمناکی بیہودہ رونے کو ڈبوتی ہے
اگر اشک بجائے ٹپکے آنسو نہین موتی ہے

۴۴

دل تڑپتا ہے درد پہلو ہے	مرگ آ پہونچی کہ قابو ہے
غم سے پہچانتا نہیں ہوں میں	کہ مرا سر ہے یا کہ زانو ہے
منع صہبا نہ کر مجھے اے شیخ	مے پرستوں کے حق میں دارو ہے

جلوہ گر ہے تجھی میں اے ذرے
جس کی خاطر سے تجھکو تگاپو ہے

ہستی ہے سفر عدم وطن ہے	دل خلوت و چشم انجمن ہے
ہر چند کہ سنگدل ہے شیریں	لیکن فرہاد کوہکن ہے
دیکھا تو یہ شورش من و ما	ہنگامۂ وصل جان و تن ہے

مت جا تر و تازگی پہ اسکی
عالم تو خیال کا چمن ہے

ستم دونا ہونکی شورش ہجر نہ اٹھی ہو وہ دھونی	ہوا کیا درد کو بیمار کے گلی کیون آج ہی سونی
جدا کر دیکھ نامہ کو حقیقت گر نہیں پڑھتا	محبت کے شراروں نے یہ چھاتی جسطرح بھونی
طپش کو دلکی میں سمجھا تھا یہ آنسو بہاوینگے	ولے یہ آگ تو پانی سے بھڑکی اور بھی دونی

پڑی ہی خاک پر یہ لاش اس رشک شہید انکی
لہو کے آنسوؤں روتا ہی جسکو قتل کر خونی

ولہ

یہ زاہد کب خطا سے بیخطر ہے علاج دردِ سر صندل ہے لیکن	اگر آدم نہیں تو بھی بشر ہے ہمیں گھسنا ہی اُسکا دردِ سر ہے

سراپا چشم ہوں جوں آئنہ پر
کسو پر درد کب میری نظر ہے

کروں کسکے ساتھ اے شرر گرمجوشی خبر اپنی لے اے گلستان خوبی	نہ دیکھی زمانے کی تو چشم پوشی کرے ہے تبسم ترا گل فروشی

نپٹ مست ہے بوئے نرگس چمن میں
کسو کی تو آنکھوں نے کی بادہ نوشی

جگر پہ داغ نے میرے یہ گلفشانی کی مری سی نالہ تراشی نکر سکا فرہاد	کہ اُسنے آپ تماشے کو مہربانی کی اگرچہ اُسنے بھی اک عمر تیشہ رانی کی

ہم اتنی عمر میں دنیا سے ہوگئے بیزار
عجب ہے خضر نے کیونکر کہ زندگانی کی

دل سمت سینہ یا طرف سر کو منہ کرے کیا کم ہے مرغ قبلہ نما سے یہ مرغ دل اُسکی تئیں بھی دختر زرنگ تو منہ لگا	چھوڑا یہ درد دیکھیے کیدھر کو منہ کرے سجدہ او دھر ہی کیجے جیدھر کو منہ کرے میں جانوں پھر یہ زاہد اگر گھر کو منہ کرے

ہی درد کیا عجب کہ مرے اشک و آہ سے		ڈوبے اگر زمین و گر آسمان جلے
آیا نہ چین جی کو نہ دل سے تپک گئی	ولہ	مین چپ ہوں یہاں تئین چھاتی تو پک گئی
اب کون حال دل کہے اُس مست ناز سے		اک آہ تھی سو وہ بھی سر اپنا پٹک گئی
دل ہی یہ بیقرار نہووے تو کیا کرے	ولہ	اپنا جب اختیار نہووے تو کیا کرے
عاشق تو جانتا ہی نہین اور کون ہے		اُسکو پر اعتبار نہووے تو کیا کرے
نہ ملیے یار سے دلکو تو کیا آرام ہوتا ہے	ولہ	اگر ملیے تو مشکل ہے کہ وہ بدنام ہوتا ہے
یہ حسن و عشق مل بیٹھے ہینگے آپسین جو ہو گا		پران دو نو کی الجھیڑ مین اپنا کام ہوتا ہے
یہی پیغام درد کا کہنا	ولہ رباعی	گر کوئی کوئے یار مین گذرے
کون سی رات آن ملیے گا		دن بہت انتظار مین گذرے
ہماری جامۂ تن مین نہین کچھ اور بس باقی	ولہ	گریبان مین ہے مثل صبح اک تار نفس باقی
یکایک عشق کی آتش کا شعلہ اسقدر بھڑکا		نہ چھوڑا سر زمین دل مین کوئی خار و خس باقی
گلرخونکا بحر و بر مین جو کہ کہیے جوش ہے	ولہ	ہمنے دریا مین جو دیکھا بلبلونکا جوش ہے
وصف خاموشی کے کچھ کہنے مین آسکتے نہین		جسنے اس لذت کو پایا ہے سدا خاموش ہے
گر جان ہے تو جان کے آزار ساتھ ہے	ولہ	یان زندگی کے مردان دشوار ساتھ ہے
دنیا وہ فاحشہ ہے کسو سے نہین بچی		دیکھا جسے تو اُسکے یہ مردار ساتھ ہے

۴۷

مرا تو جی وہین رہتا ہی نت جہان تو ہی
گرچہ مین یہ نہین جانتا کہان تو ہے

نہ رتی ہین نہ نیند آتی نہ وہ صورت لبسرتی ہی
یہ جیتے جاگتے ہمپر قیامت سب گذرتی ہی

نہ یہ قصہ سکندر کا نہ مذکور سلیمانی
ہماری بزم مین ہوتا ہی اور ہی ذکر سلطانی

از بسکہ جہان نقش فنا کا ہی نگین ہے
دل جس سے لگا پہر اسے دیکہا تو نہین ہے

طلسم ہستی موہوم دیر سخت چنبر ہے
برنگ عکس مجکو آئنہ سد سکندر ہے

تعین گر مٹے دلسے تو کفر آثار ہو جاوے
اگر عقدے کہلین تسبیح کے زنار ہو جاوے

تری آنکہین دکہا دیجے تو نرگس مست ہو جاوے
اگر دیکہے یہ قامت سرو گلشن پست ہو جاوے

نالہ ہی سو بے اثر اور آہ بے تاثیر ہے
سنگدل کیا تجہکو کہیے اپنی ہی تقدیر ہے

تجہ بن کہون کیا کسطرح اوقات کٹتی ہی
نہ دن ہی کٹتا ہی نہ یان رات کٹتی ہی

کیجیے کیا آہ کدہر جایئے
چہوٹے اس دکہ سے جو مر جایئے

اس طرح جی مین سانس کہٹکے ہی
سانس ہے یا کہ پہانس کہٹکے ہے

مشابہ کوئی ان آنکہون سے کم ہے
یہ نرگس ہی سو مرفوع القلم ہے

عبث دل بیکسی اپنی پہ تو ہر وقت روتا ہی
نہ کر غم ای دوانے عشق ایسا ہی ہوتا ہی

بت پرستی ہی اب نہ بت شکنی
کہ ہمین تو خدا سے آن بنی

نہین ہی بی سبب یہ خندۂ دندان نما ہر دم
کسکے تو لہو پینے پہ یعنی دانت رکہتا ہی

رباعیات شوق

ہمنے بھی کبھو جام و سبو دیکھا تھا | جو کچھ کہ نہیں ہے روبرو دیکھا تھا
ن باتونکو اب جو غور کیجے ای درد | کچھ خواب سا تھا کہ وہ کبھو دیکھا تھا

وله

ہوند آنکھ سدا کب تئین دن کاٹیے گا | غفلت کے تئین بغل مین یون پالیے گا
ے درد مراقبہ تو کرتے ہو ولے | ٹک اپنا گریبان مین بھی سر ڈالیے گا

وله

لسکا کون کیا کسو سے کہنا | اپنا اپنا ہر ایک کا ہے لہنا
ندر ہے اب اسطرحے ای درد | رونا چپکے پڑے اکیلے رہنا

وله

یارب مقصود خلق کیا مین ہی تھا | ایسا تجھ جہان مین یا مین ہی تھا
کچھ کام ظہور مین نہ آیا مجھ سے | بس تجھکو یہ مجھ سے مدعا مین ہی تھا

وله

آرام نہ دن کو بے قراری کے سبب | ذرات کو چین آہ و زاری کے سبب
واقف تجھے ہم ان ہاؤن سی کبھو | یہ کچھ دیکھا سو تیری یاری کے سبب

وله

کیا فائدہ گر باز ہے یان دیدہ سر | ت ہو جو چشم دل ہے کوری دگر
جون آئینہ ہر چند کھلی آنکھ ولے | آتا ہے نظر مین عیب اپنا جوہر

وله

یون دیکھے اپنے غم سے مجبور نجور | کتنا ہے سمجھ تو سہی گر کچھ ہے شعور
اتنا بھی نہ مر کوئی دنون جیتا رہ | ملنا ہے تجھے پھر بھی جو مجھ سے منظور
ای درد اگرچہ ہم مین ہو جوش و خروش | رہتے ہین ولے اہل تامل خاموش

رباعی مستزاد

کب جیسیں ہو دنیا کی طلب بیٹھ سکے
تسکین شہود حق سے ہوتی ہے نصیب
مت پوچھ کہ میں نے عمر کیونکر کاٹی
کسواسطے چاہیے پر کھا اتنا
ہر بت کے لیے کب تئیں مرتے رہیے
اب درد جو کچھ کہ زندگی باقی ہے
ای بحر علوم سب کو بادی بادی
تا حشر رہی مریدی و پیری کا
آزادی معرفت نے ای درد کبھی
کیوں اتنی اٹک ہی ہے اب قید حیات
پیری چلی اور گئی جوانی اپنی
کل اور کوئی بیان کرے گا اسکو
یا اس نے ہی کچھ رسم تغافل کم کی
رونے کو ہے لیے ہو وہ نظروں میں
تیرے لیے درد گو کسی سے نہ بنی

ولہ جب دل میں ہوس بھی ہو کب بیٹھ سکے
اٹھ جاتی نظر سے خلق تب بیٹھ گئے
ولہ جب طرح سے کٹ گئی یہ دونگر کاٹی
دو روز کی زندگی ہے جونگر کاٹی
ولہ کب تک یہ کفر دل میں بھرتے رہیے
اللہ کو اپنے یاد کرتے رہیے
ولہ ہے تجھ سے ہی اب حصول فیض باری
جوں موج یہ سلسلہ رہے گا جاری
ولہ عقدہ دکیا قبول حق پہ کوئی
یہ بھی جو گرہ ہی ہے سو کھلجائے کبھی
ولہ ای درد کہاں ہے زندگانی اپنی
کہتے ہیں اب آپ ہم کہانی اپنی
ولہ تاثیر پڑی ہے یا کہ اپنے غم کی
اس گوہر اشک کی بھی رنگتی چمکی
ولہ بہتیروں نے چاہا پہ سبھی سے نہ بنی

کیسی تمکو بھاوت ہین اور کیسی تو سکھا پت ہین
یہ پھلواری درد ہمین کچھ اور سسو دکھلات ہین
کلیان من ہین سوچت ہین جو پھول کوئی کمھلات ہین
جو دن واکو بیت گیو ہے وا دن ہونکو آوت ہین

مخمسات

باطن سے جنھون کے تئین خبر ہے
ظاہر پہ اُنھین تو کب نظر ہے
پتھر مین بھی عشق کا اثر ہے
اس آگ سے سوختہ جگر ہے
ہر سنگ مین دیکھ تو شرر ہے

خاموش ہو ترک گفتگو کر
باطن کے صفا کی جستجو کر
حیرت مین وصال آرزو کر
آئینہ دل کو روبرو کر
دیدار نصیب ہر نظر ہے

ہستی نے کیا ہے گرم بازار
لیکن ہے یہان نگاہ درکار
سختی سے نہ رکھ قدم تو زنہار
آہستہ گذر میان کہسار
ہر سنگ دُکان شیشہ گر ہے

ردیف ت

[illegible]

زبان سوا ہے آبی حرص نان کی ۔۔۔ زدہشت سقر نہ ہوس ہے جنان کی
زاہد یہ باتین سب ہین تیرے امتحان کی ۔۔۔ فارغ ہو بیٹھ فکر سے دونو جہان کی

خطرہ جو ہے سو آئینۂ دل پہ زنگ ہے

کیسی قیمت مین اسکے پاس نقد دین کھوئے ۔۔۔ ولہ ۔۔۔ کیسی دنیا دکھائی ہین کیونکر دوایہ بیچاری
ہمین سیو یچ رہ وہ خود فروش دیر گرگئے ۔۔۔ براہ او چہ دربا زیم نہ دین نہ دنیائی

دلے داریم اندوہے سری داریم سودائے

گران ہو تو فقر نے محبت سہل جانی ہے ۔۔۔ ہوس کیا ہے تیرے عشق کی ہر ایک دید
دل یہ شعلہ سر کش تو یون گرمی کرے ہے کہ ۔۔۔ نیاز چشم و داغت راعجب بینائی داد

بغیر از سینہ پاکان ندیدم خوش تماشائے

ستاتی ہے مجھے ہر لحظہ کچھ ادائی دوست ۔۔۔ دیگر ۔۔۔ کرے ہے دشمنی اب مجھ سے آشنائی دوست
بڑھی ہے اور طرف جا کے دلربائی دوست ۔۔۔ یہ تو بھی لیکن دیکھیو ہے صفائی دوست

وفا مری نہیں دیکھے ہے بیوفائی دوست

مجھے تو نزع مین گذری ہے صبح سے تا شام ۔۔۔ پھر اب جو شام ہوئی صبح تک کسے آرام
غرض کہ مجھکو ہوئی زندگانی تلخ تمام ۔۔۔ کہے ہے سنکے مرا حال وہ مجھے کیا کام

نگاہ کیجیو ٹک رنگ بیوفائی دوست

[illegible]

...وجود نہ پوچھے کچھ وہ کافر	گر آوے خدا بھی مین تو کیا ہون
...ینی تو نہ کھوئی تیرہ بختی	ہر چند کہ سایۂ ہما ہون
...ے دل تو نہ کر مجھے سمجھ تک	مین ہی تو بساط مین رہا ہون
مشکل ہے مجھے کہین رسائی	کوتاہی طبع نارسا ہون
...ائی نہ گل وفا کی بو بھی	اس باغ مین جابجا پھرا ہون

آیندہ نہ کیجیے محبت
دنیا سے نیٹ ہی جاے عبرت

...میرے دم سرد سے نہین دور	خورشید اگر ہو قرص کافور
...ہون داغ مین زخم دل کے ہاتھون	بہتا ہی رہا سدا یہ ناسور
...پوچھے کوئی جسکی بات مجھسے	کرتا ہے مجھے ترا ہی مذکور
...ہے غم یہ ترا کہ روز و شب یون	رکھتا ہے ہمارے دل کو معمور
...ابتدا مین ہے دیکھ کیا حلاوت	بے نوش نہین ہے نیش زنبور
...یان ظاہر یہ سمجھ کے آنکھین	شمع مجلس ہے شعلۂ طور
...تباہ ہوا مین اڑ سلیمان	کچھ تخت سے کم نہین پر مور
...قائل نہین اختیار کا مین	بندہ ہے سمجھ مین اپنی مجبور

اے شیشہ گران نہین یہ مینا	پگھلا ہے شراب پر دل سنگ
کرتا ہے تو صلح غیر سے تو	ہم سے ہے مگر ارادۂ جنگ
حیرت کا مری تو یہ اثر ہے	وہ بھی مجھے دیکھ رہگیا دنگ
مین پہونچون خیال کیطرح وان	گر مجھ سے تو ہو ہزار فرسنگ
کرتا ہے یہ دل تو رو زنالے	ہے نے سے زیادہ تر خوش آہنگ
مین غنچۂ دل گرفتہ دل	تو عقدہ کشائے خاطر تنگ

جون خم مجھے تو شگفتہ دل رکھ
مت تیغ سے اپنی منفعل رکھ

عاشق ہے اور اضطرار کرنا	اک جا نہ کہین قرار کرنا
ہم بھی ہین امیدوار ہو کے	ادھر بھی صبا گذار کرنا
اے عشق قسم ہے قتل گہ مین	پہلے تو ادھر ہی وار کرنا
دل اسکی گلی کو جب چلے تو	میرا بھی تنک انتظار کرنا
مینا کو یہ توڑ غضب تو	میرے تئین سنگسار کرنا
ظالم ہین تری یہ چشم قاتل	عاشق سے انھین نہ چار کرنا
ہو میرے سوا یہ کس سے ناحق	اپنے تئین یون نزار کرنا

احوال مصنف تذکرہ میر محسن علی صاحب نے لکھا ہے

[illegible]

سرآمد اولیاء متاخرین سر خیل کملاء دین جنید عصر شبلی دہر شہنشاہ اقلیم
فقر و قناعت واجب الاطاعت ماہ کامل فلک شب زندہ داری مہر عظیم
سماء نکوکاری سبحہ گردان دائمی بحر فضل و کمال نازگار رمضان گلشان
تمثال رموز راز شمع بزم سوز و گداز جرعہ کش شراب معرفت رند خمخانہ طریقت
صاحب مذاق درد و محبت واقف لذات کرب الفت محک طلاء رنگ زرد
نسیم آہ سرد عارف باللہ دل حق آگاہ مژگان چشم عرفان مردمک دیدہ ایمان
چلہ کش گوشہ صبر و رضا عزلت گزین و تارک دنیا سر خیل اہل قلب
مجاہد نفس و صاحب مکاشفہ عبد خاص رب قدیر جناب فضائل مآب خواجہ
میر المتخلص درد خلف الرشید زبدۂ کملاء اکابر صاف باطن نیک ظاہر
خواجہ محمد ناصر متخلص عندلیب باشندۂ قدیم دار الخلافت شاہجہان آباد
کے سلسلہ اُنکے نسب پاک کا فقراء مین سید بہاء الدین نقشبند اور اُمرا
مین نواب ظفر خان سے جو عہد حضرت جہانگیر شاہ غفرانی مین
سردار نامی تھے ملتا ہے اوائل حال مین والد مغفور اُنکے منصبدار
بادشاہی تھے لیکن جب دنیا کو ترک کیا اور کوچۂ سلوک مین قدم
رکھا اول گلچین گلشن نجابہ حضرت شیخ المشایخ شیخ سعد اللہ

۵۵

روزگار دیکھ [illegible] رسید الغرض جب
حصول دولت فقر پر طبیعت مائل
اوائل اپنے والد ماجد سے بیعت
کرکے اسی سلسلہ مین داخل ہوے
اول علوم دینی کو [illegible]
شریف اور تفسیر کو حاصل کیا [illegible] حافظہ حدیث
مین مجاہدہ نفس کو [illegible]
ریاضت باطنی اور [illegible]
اوقات عزیز کو صرف فرمایا تھا
خاندان ہر حلقہ اولیاء زمان
ارشاد اور بعد انتقال اپنے
والد ماجد کے سجادہ نشین [illegible]
[illegible] اہل یقین [illegible]
کا دوسری تاریخ محفل [illegible] آرائی
کا بت لطف سے [illegible]
[illegible] کامل حال قال کی
صحبت

قطعۂ تاریخ

صحبت ہا کرتی تھی اکثر اکابر معاصر اور شیوخ اور بزرگ اپنا فخر سمجھ کر
اس جلسہ مین تشریف لاتے تھے حتی کہ حضرت ظل سبحانی بھی اکثر تکلیف
فرماتے تھے خداوند عالم نے از بس طبع عالی عطا فرمائی تھی لہذا زبان
فارسی اور زبان اردوی معلی مین رنگ طبیعت اور جوہر قابلیت
دکھائی تھی شعر کہنے سے شاعر بننا مد نظر نہ تھا بلکہ ہنگام جوش و خروش جو ارشاد
دیا زبر و رقت نکالتے وہ انشا کیا کرتے تھے بے تکلف اور بیساختہ طبع
موزون تھی موزون ہو جایا کرتے تھے رفتہ رفتہ دو دیوان
مختصر ایک فارسی دوسرا ہندی بطور موز نکات عرفان سے مرتب ہو گئے
اور شرح اس نظم کی پانچ رسالے نثر مین کہ جنکا نام نالۂ درد و آہ سرد و
واردات درد و درد دل و علم الکتاب ہی طبع رنگین خواجہ مغفور سے
مثل آئینہ حقیقت نما ہے حق تو یہ ہے کہ سوے کمالات باطنی کے فن
شعر مین بھی جناب موصوف مید بیدل و نظیر رو کش مرزا و میر تھے بلکہ بعد شعرا
ایہام گو ابتدای زبان اردو انھین کی ذات سے ہوئی اور اس زمانے
مین جیسی سلاست بیان اور فصاحت زبان انھون نے پیدا کی کسی کے کلام
مین نہین دیکھی قطع نظر اس کے جو سوز و گداز انکے کلام سراپا اعجاز مین ہے

خاتمۃ الطبع

باہم مرتب کیا ہے۔

دیوان رند۔ یہ گلدستہ عشق

کلام نواب سید محمد خان رند شاگرد خواجہ

حیدر علی آتش۔

دیوان گویا۔ از طبع ادق رسا در

فقیر محمد خان صاحب گویا شاگرد خواجہ وزیر

دیوان غافل۔ کلام منظوم مرتبہ [illegible]

منور خان غافل

دیوان ذوق۔ یہ مجموعہ کلام خاقانی

سید ابراہیم علی ذوق

دیوان لطف۔ یا گیر دو دیوان [illegible]

مرزا علی خان صاحب لطف [illegible]

لطف علیخان بریلوی۔

ایضاً لغت سرور دلی نغمات کلام

[illegible]

دیوان نیاز۔ از [illegible]

[illegible] نیاز

دیوان رشید۔ مصنفہ [illegible] علی

خان رشید تخلص

دیوان غالب دہلوی کلی [illegible]

مختلف [illegible]

[illegible]

دیوان عشق [illegible]

[illegible]

دیوان [illegible]

دیوان راسخ [illegible]

[illegible]

دیوان ہشیار [illegible]

دیوان حبیب [illegible]

دیوان [illegible]

دیوان نواب [illegible]

[illegible]

دیوان [illegible]

[illegible]

بوستان [illegible]

[illegible]

فہرست کتب

چمن بےنظیر - اشعار اردو و فارسی اساتذہ فراہم کردہ مولوی محمد ابراہیم بن شہاب الدین -

گلدستہ امانت - جسمین چیدہ چیدہ غزلیات اساتذہ کی ہین -

گلدستہ خندان - کلام موزون منشی منور علی تخلص خندان

گلدستہ نعت - اشعار اردو و فارسی مولفہ جمیل الدین احمد

کتب کلیات و دواوین فارسی

کلیات حزین - مجموعہ نوادر روزگار ہے جسمین چند رسائل ہین -

۱ - **سوانح عمری حضرت مصنف** ۲ - **تواریخ سلاطین** ۳ - **قصائد نعتیہ ائمہ اطہار علیہم السلام** ۴ - **دیوان مصنف** ۵ - **مثنویات صفیر دل و چمن انجمن** ۶ - **مثنویات خرابات، فرہنگ نامہ** ۸ - **تذکرة العاشقین** مصنفہ شاعر عدیم النظیر شیخ محمد علی حزین -

کلیات خاقانی - جسمین قصائد عربی و فارسی و غزلیات و رباعیات کا پورا ذخیرہ ہے ایسا کلیات اس جامعیت کے ساتھ کمیاب ہے جو اس مطبع مین محشی ہو کر معہ حل معانی اشعار عربی کے دو جلد مین چھپا ہے -

کلیات مرزا بیدل - اس کلیات مین چار کتابین ہین ۱ - دیوان بیدل ۲ - عناصر بیدل ۳ - رقعات بیدل ۴ - نکات بیدل نتیجہ طبع سخن طراز نازک خیال مرزا عبد القادر بیدل تخلص

کلیات سعدی شیرازی

جسمین رسائل ذیل ہین - ۱ دیباچہ کلیات ۲ کریما محشی ۳ - گلستان - ۴ - بوستان ۵ قصائد عربیہ و فارسیہ و مراثی و ترجیعات ۶ **طیبات** - و بدائع و خواتم و غزلیات قدیم و قطعات و رباعیات و ہزلیات و مفردات از نتائج طبع حضرت مصلح الدین شیرازی -

کلیات جامی - از ملا عبد الرحمن جامی

دیوان ظہیر فاریابی از ابو الفضل فاریابی -

کلیات نظم غالب - از مرزا اسد اللہ خان صاحب غالب دہلوی